اسلام اور مرکزیت

ڈاکٹر عبدالواحد ھالیپوتا

اسلام ایک بین الاقوامی انسانیت عامہ کا دین ہے جس کا بنیادی نقطہ توحید، اور مرکزی وصف وحدت ہے، جو نظام اسلام پر مبنی ہے درحقیقت وہ ساری انسانیت پر روحی اور انسانی زندگی کے جملہ مراحل پر مشتمل ہے۔ اسلام انسانیت کے مختلف اقوام عرب ہوں یا عجم، سفید فام ہوں یا سیہ فام، زمانہ حاضرہ میں بستے ہوں یا مستقبل میں آنے والے ہوں سب کے لئے دین کامل ہے، اسلامی نظام ہر ایک کے لئے باعث فلاح اور بہبودی ہے الی تا ابد رہے گا۔

یہ ظاہر ہے کہ اسلام جیسا جامع اور بین الاقوامی نظام جس میں ایک طرف اس قدر لچک اور تنوع ہے کہ اس میں ہر قوم بلکہ ہر فرد شامل ہو کر دنیوی اور اخروی فلاح حاصل کر سکتا ہے تو دوسری طرف اس میں وحدت اور توحید کی بنیاد کا قائم رہنا بھی ضروری ہے۔ ایسے جامع نظام کے لئے ضروری ہے کہ ایسے مخصوص مرکزی نقاط پر مشتمل ہو جن کے محور پر سارا نظام قائم رہے اور ان مرکزی نقطوں سے ہر عمل، کیفیت اور انفرادی خواہ اجتماعی مسائل کا براہ راست تعلق ہو، اس طرح اس کی مرکزیت رونما ہوگی جس سے دین میں وحدت، امت میں وحدت

انسانی مساوات اور اعمال میں یک جہتی ظہور پذیر ہوگی۔ یہ تمام اوصاف دین و اسلام میں پائے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں تا ابد چلنے کی صلاحیت ہے۔ یہ دین ابتدا انسانیت سے لے کر اس کے ارتقائی شکل اسلام تک ایک ہی رہا کیوں کہ اس کا مرکز یا اصلی بنیاد ایک ہوتا چلا آیا ہے، اگرچہ تفصیلات اور مناہج کے لحاظ سے اس کی مختلف شکلیں اور الگ الگ صورتیں دیکھنے میں آتی رہیں۔

حجۃ الاسلام شاہ ولی اللہ دہلویؒ اپنی مشہور تصنیف حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں: "ان اصل الدین واحد والشرائع والمناہج مختلفۃ"۔ یعنی دین کی بنیاد ایک ہے لیکن اس کی قانونی اور عملی صورتیں مختلف ہوتی رہیں۔

شاہ صاحبؒ نے اس نقطے کو بڑی تفصیل سے بیان فرمایا ہے جس سے دین کے مرکزی نقطے واضح ہو جاتے ہیں اور اس طرح دین کی وحدت بھی ثابت ہو جاتی ہے اور امت مسلمہ میں یگانگت اور وحدت ایک لازمی اور ضروری جز ثابت ہوجاتا ہے۔ ایک جگہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے "شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ"۔ یعنی اس نے دین میں سے تمہارے لئے اسی کو ہی قانون بنایا جس کی ہم نے وصیت کی نوح کو اور جس کو آپ کی طرف وحی کی اور ہم نے اس کی وصیت کی ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ کو کہ دین کو قائم کرو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو!

اس آیت کریمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک دین ایک رہا ہے اور اس کے نظام میں وحدت کو اہم مرکزی نقطہ قرار دے کر اس کو قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور یہ بھی کہ اس کی مرکزیت سے خارج ہو کر تفرقہ ڈالنے اور فرقہ فرقہ بننے سے روکا گیا ہے۔ ایک دوسری آیت میں زوردار لفظوں میں یہ فرمایا گیا "ان ھذہ امتکم امۃ واحدۃ انا ربکم فاتقون"۔ بیشک آپ کی امت ایک امت ہے۔ میں ہی تمہارا پروردگار ہوں، مجھ سے ڈرو۔

قرآن کے مشہور مفسر امام مجاہدؒ اس کی تفسیر میں اس طرح فرماتے ہیں "اوصیناک

یا محمد وایاهم دیناً واحداً" اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تجھ کو اور دوسرے گزشتہ انبیاء کو ایک ہی دین کی وصیت کی ہے۔

ان آیات اور مجاہد کی تفسیر سے ثابت ہوتا ہے کہ اصل میں دین ایک ہے اور اس کی وحدت قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے بعض ایسے مرکزی اور بنیادی نقطے ہوں جن کی وجہ سے اس کی یگانگت اور وحدت قائم رہے۔

دین و اسلام میں اسی وحدت کو قائم رکھنے کے لئے چند مرکزی باتوں پر زور دیا گیا ہے اور ان کی اس قدر اہمیت برقرار رکھی گئی ہے کہ ان کو نظر انداز کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے، کیونکہ ان کو چھوڑنے سے دین کی بنیادی شکل اور اعلیٰ نظام کو نقصان پہنچتا ہے اور انسانیت کو نقصان اٹھانا پڑے گا اور امت کے نظام کے مختل ہونے کا خطرہ بھی رہے۔ یہ مرکزی نقطے جن پر اسلامی نظام قائم ہے یہ ہیں۔ عقیدہ، توحید، شعائر اللہ جس میں کعبۃ اللہ، نبی اللہ اور قرآن مجید شامل ہیں اور ان میں سے ہر ایک نقطہ وحدت کا مظہر ہے۔

توحید ایک ایسا مرکزی نقطہ ہے جس پر ایمان لانے اور اس پر اپنی حیات کو منظم کرنے سے ساری انسانیت ایک ہو جائے گی یعنی ایک ہی اللہ کی عبادت کی جائے اور اسی کو ہی اپنا پروردگار اور اپنی حاجات کا پورا کرنے والا سمجھا جائے گا۔ اسی کو خیر و شر کا مالک اور مدبر السموات والارض سمجھا جائے۔ جب یہ عقیدہ اور یہ عمل سب انسانوں کا ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ باہمی اتفاق اور وحدت رونما نہ ہو، اس لئے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اپنی ہر چیز کا مالک اور معطی ایک پروردگار کو سمجھے جو زمین و آسمان کا خالق ہے۔ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہی نعرہ تھا "انی وجھت وجھی للذی فطر السمٰوات والارض حنیفا وما انا من المشرکین" یعنی میں اپنے چہرہ کو اس ہستی کی طرف موڑتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے تمام جملہ باطل ادیان سے منہ موڑ کر ایک خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

ایک دوسری آیت میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ہر ایک مؤمن کو چاہیئے کہ اس کی زندگی موت، عبادت اور قربانی وغیرہ جیسے مراسم سب کے سب اللہ کے لئے ہوں۔ ارشاد ہوتا ہے

"ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لاشریک لہ" یعنی میری نماز میری قربانی، میری زندگی اور موت سب کے سب اللہ کے لئے ہے جو جہان کا پروردگار ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔

دوسرے مرکزی نقطوں کو اس طرح سمجھنا چاہیئے کہ جب اللہ کی توحید ثابت ہوگی تو لامحالہ یہ بھی ماننا پڑے گا کہ اس کی طرف سے انسانیت کی ہدایت اور رہبری کے لئے ایک ایسی ہستی پر بھی ایمان لانا ضروری ہوگا جس پر اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے ہدایت کے لئے وحی اتاری ہو اور اس کو شریعت میں نبی اور رسول کہا جاتا ہے اور وہ وحی کتاب الٰہی ہوگی۔ اس آخری شریعت میں یہ ہستی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ پر جو وحی اتاری گئی وہ قرآن مجید ہے جس سے ابد تک انسانیت ہدایت حاصل کرتی رہے گی اور اس کی ضیا پاشی ساری دنیا کو منور کرتی رہے گی۔ اسی طرح کعبۃ اللہ بھی وحدت کا مرکزی نقطہ ہے جس کی طرف دنیائے اسلام کا ہر فرد مسلم متوجہ ہوکر نماز ادا کرتا ہے اور جہاں تمام دنیا کے مسلمان جمع ہوکر حج ادا کرتے ہیں اور اس کو دینی مرکز تسلیم کرتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات اور اس کے نظام حیات میں اس کی مرکزیت اتنی واضح اور نمایاں ہے کہ اس کا کوئی بھی پہلو لیجئے تو اس میں یہ مرکزیت واضح طور پر نظر آتی ہے مثلاً عبادات کو دیکھیں اس میں ایک طرف عبادت کا مرکز باری تعالیٰ ہے تو دوسری طرف عبادت کے فوائد کا مرکز انسانیت اور انسانی معاشرے میں وحدت اور یگانگت پیدا کرنا اور اس کو ایک نقطے پر جمع کرنا مقصود ہوتا ہے۔ یہ چیز نماز اور خاص طور پر نماز باجماعت، حج اور زکوٰۃ سے ظاہر ہوتی ہے کیونکہ یہ سب اللہ کی ذات اقدس کیلئے ادا کی جاتی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اس سے انسانی فرد کی روحانی ترقی، معاشرے کی بہتری، وحدت، مساوات اور باہمی الفت ومحبت بھی حاصل ہوتی ہے۔

مسجد میں امام کی اطاعت اور خلیفہ وقت کی تابعداری اگر اسلامی تعلیمات کا ایک اہم حصہ ہے تو دوسری طرف اس سے اسلامی معاشرے کا ایک مرکز پر قائم رہنے کا بھی ثبوت ملتا ہے، امیر کی اطاعت، قومی انتشار اور اختلاف سے بچاتی ہے۔ اس لئے ایک حدیث میں

آنکہ ہے کہ اگر دو مسلمان سفر پر جائیں تو سفر سے پہلے آپس میں ایک کو امیر منتخب کیا جائے۔

اسلام میں شرک کے بعد تفرقہ بازی کو بڑا گناہ سمجھا جاتا ہے، دراصل توحید کو ترک کرنا اور شرک میں الجھ جانا تفرقہ بازی کا باعث بنتا ہے، اس لئے متعدد بار توحید کی تاکید کی گئی ہے اور قرآن مجید میں "العروۃ الوثقیٰ" مضبوط رسی کو پکڑنے کا حکم صادر فرمایا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ اور اس کے پیغمبر کی اطاعت کرو! اور تم میں سے جو اولوالامر ہیں ان کی بھی اطاعت کرو! "اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم" یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ یہ سب ہمارے اسلامی معاشرے کے مرکزی نقطے ہیں اور ان سے وابستہ رہنے سے قوم کی طاقت اور قوت بڑھتی رہتی ہے۔ اتحاد مضبوط ہوتا ہے نزاع اور باہمی اختلاف جن سے قومی قوت کمزور ہو کر فنا ہو جاتی ہے اس سے بھی نجات مل جاتی ہے۔ ارشاد باری ہے:۔ "لاتنازعو فتفشلوا وتذھب ریحکم"۔